مُنیبین الیہ واتقوہ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین

اقامتِ صلوٰۃ

جسمیں

نماز کی اہمیت، فرضیت اور نماز کے فضائل و مسائل کو قرآن وحدیث اور فقہ حنفیہ کے تحت آسان طریق میں پیش کیا گیا ہے۔ نماز کے شرائط و فرائض، واجبات، سنن، نماز تسبیح، نماز جنازہ، نماز عیدین، نماز جمعہ نماز تراویح کو احسن طریق پر پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں ضروری مسائل اور فضائل درود شریف اور ادعیہ ماثورہ کا ذکر ہے۔ اس کتاب کا ہر اسلامی گھر میں ہونا ضروری ہے

مُرتبہ

بہ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد عبدالحلیم قاسمی بانی و مہتمم

جامعہ حنفیہ قاسمیہ بی بلاک گلبرگ ۲ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ———— اقامتِ صلوٰۃ

ایڈیشن ———— سولہواں

مطبع ———— اشرف پریس لاہور

کتابت ———— اشتیاق علی قاسمی (فاضل دیوبند)

تعداد ———— ایک ہزار

ھدیہ ———— تین روپے

ملنے کا پتہ

ناظم اعلیٰ حسین احمد قاسمی

جامعہ حنفیہ قاسمیہ پی بلاک گلبرگ ۲ (چھوٹی مارکیٹ)

لاہور

فہرست

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱	حرف اول	۷
۲	سنگ بنیاد	۸
۳	فضائل نماز	۹
۴	ثمرات نماز	۱۴
۵	بعض ائمہ مساجد	۱۶
۶	منصب امامت	۱۶
۷	مظلوم طبقہ	۱۷
۸	نماز کی فرضیت اور اہمیت (بنیاد)	۱۹
۹	اسلامی مساوات کا عملی نمونہ	۲۲
۱۰	شرائط نماز	۲۴
۱۱	ایمان اور اسلام	۲۴
۱۲	اوقاتِ نماز	۲۸
۱۳	نماز فجر	۲۹
۱۴	نماز ظہر	۳۰
۱۵	نماز عصر	۳۰
۱۶	نماز مغرب	۳۱
۱۷	نماز عشاء	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۸	نماز وِتر	۳۱
۱۹	غسل کے فرض	۳۲
۲۰	وضو کے فرض	۳۳
۲۱	وضو کے فرضوں کا قرآن میں ذکر	۳۴
۲۲	تیمم کا حکم	۳۵
۲۳	فرائض نماز	۳۶
۲۴	تعدیلِ ارکان	۳۷
۲۵	دیگر مسائل	۳۷
۲۶	نقشہ افعالِ نماز	۳۸
۲۷	مکروہاتِ نماز	۳۹
۲۸	مفسدات نماز	۴۰
۲۹	سجدہ سہو	۴۰
۳۰	نماز کی رکعتوں کا بیان	۴۱
۳۱	نوافلِ شب و روز	۴۳
۳۲	مکروہ اوقات	۴۳
۳۳	نماز تسبیح	۴۴
۳۴	نماز عید	۴۴
۳۵	نماز جنازہ	۴۵
۳۶	نابالغ لڑکے کے لئے دعا	۴۶
۳۷	نابالغ لڑکی کے لئے دعا	۴۷

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۳۸	اوقاتِ خمسہ	۴۸
۳۹	اذان	۵۰
۴۰	دعا بعد اذان	۵۱
۴۱	اقامت (تکبیر)	۵۱
۴۲	بعض ضروری مسائل	۵۱
۴۳	نماز با ترجمہ	۵۷
۴۴	ثنا	۵۷
۴۵	تعوذ	۵۷
۴۶	سورۃ فاتحہ	۵۷
۴۷	سورۃ اخلاص	۵۸
۴۸	تکبیر تحریمہ	۵۹
۴۹	رکوع کی تسبیح	۵۹
۵۰	قومے کی تسمیع	۵۹
۵۱	سجدے کی تسبیح	۵۹
۵۲	جلسے کی دُعا	۶۰
۵۳	التحیات	۶۰
۵۴	دُرود شریف	۶۱
۵۵	دُعا	۶۱
۵۶	آیۃ الکرسی	۶۲
۵۷	دعائے قنوت	۶۳

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۵۸	دعاء استخارہ	۶۴
۵۹	کلمۂ طیبہ	۶۵
۶۰	کلمۂ شہادت	۶۵
۶۱	کلمۂ تمجید	۶۶
۶۲	کلمۂ توحید	۶۶
۶۳	کلمۂ استغفار	۶۶
۶۴	سیدُ الاِستِغفار	۶۶
۶۵	صفاتِ ایمان	۶۷
۶۶	ادعیہ ماثورہ	۶۷
۶۷	متفرق دعائیں	۶۷
۶۸	درود شریف کے فضائل وفوائد	۶۹
	نمازِ تراویح	۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و نحن علی ذٰلک من الشاھدین و الشاکرین

حرفِ اول

یہ مختصر کتاب نماز کے فضائل اور مسائل پر مشتمل ہے۔ یہ اس مقصد کے لئے مرتب کی گئی ہے کہ مسلمان بھائی اور بہنیں نماز کو قرآن اور حدیث کے مطابق ادا کریں۔

فقہ حنفیہ میں جو نماز کے مسائل فقہاء کرام اور ائمہ عظام نے پیش فرمائے ہیں اُن کو آسان طریقہ پر شائع کر دیا جائے۔ تاکہ نماز پڑھنے والے اپنی نماز کو شعوری طور پر ادا کر کے نماز کے برکات و ثمرات کا فائدہ حاصل کر سکیں۔

دینی تعلیم کے فقدانِ عام اور جہالت کی وجہ سے اکثر نمازی نماز کو رسمی طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی نماز سنت کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور وہ درجات و کمالات حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ جن کا حاصل کرنا ضروری ہے

مغربی تہذیب و تمدن، تعلیم و تربیت اور طرزِ معاشرت نے مسلمانوں کو دینِ اسلام سے بیگانہ اور متنفر کر دیا ہے۔ ہمارے پڑھے لکھے بھائی اور بہنیں

"دینِ حق" کی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں۔

نماز کے مسائل سے لاعلمی ایک وبائی مرض کی صورت اختیار کر چکی ہے یہی وجہ ہے کہ آج ہماری نمازیں بے اثر اور ہمارے سجدے بے ذوق و شوق ہیں۔ اور نماز کے ثمرات و برکات سے ہم محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی توجہ نہیں کرتے۔

سنگِ بنیاد

کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

ترجمہ۔ "کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اور محمد اللہ کے آخری رسول ہیں"

کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

ترجمہ:۔ میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

عقاید و نظریات کے بعد مسلمانوں کی عملی زندگی نماز سے شروع ہوتی ہے نماز ہی وہ سنگِ بنیاد ہے جس پر قصرِ اسلام کی ساری عمارت قائم ہے۔ سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ

"نماز دین کا ستون ہے" جس نے نماز کو قائم کیا۔ اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے دین کو برباد کر دیا۔ حدیث یہ ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ (الحدیث)

ترجمہ:۔ نماز دین (اسلام) کا ستون ہے۔ جو نماز کو قائم کرتا ہے وہ دین کو قائم رکھتا ہے اور جو نماز کو چھوڑتا ہے وہ دین کو منہدم کرتا ہے (وہ دین کو گراتا ہے)

ایک اور حدیث میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کفر اور اسلام میں حدِ فاصل نماز ہے جو شخص نماز ادا کرتا ہے۔ وہ دائرۂ اسلام میں رہتا ہے اور جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ کفر کی راہ اختیار کرتا ہے۔ یعنی وہ کفر کے دائرے میں چلا جاتا ہے۔ حدیث شریف درج ذیل ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (الحدیث)

ترجمہ:۔ حضرت جابر سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و نے ارشاد فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان حدِ فاصل نماز کو چھوڑنا ہے یعنی جو نماز کو چھوڑتا ہے وہ دائرہ کفر میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو نماز کسی حالت میں بھی چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اندیشۂ کفر ہے۔

فضائل نماز

قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے۔ جو نماز کو شعوری طور پر ادا کرتے ہیں۔ نماز کے شرائط، فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کا علم رکھتے ہیں

نمازوں کو خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہیں - اور نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ یقیناً حق تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں - دین اور دنیا میں کامیاب اور آخرت میں جنت الفردوس کے وارث ہیں - قرآن مجید میں ارشاد ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ

ترجمہ :- بیشک ایمان والے کامیاب ہیں (دنیا اور آخرت میں) جو اپنی نمازوں میں عجز و انکساری کرتے ہیں (خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہیں) اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں -

اقامتِ دین کی پہلی کڑی اقامتِ صلوٰۃ ہے - جو لوگ دنیا میں " دین اسلام " کو غالب اور دینِ کفر کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں - ان کے لئے شرطِ اول یہ ہے کہ نماز کو قائم کریں اور نماز کو حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نماز کے مطابق پڑھنے کی کوشش کریں -

جیساکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا کہ میری نماز کے مطابق نماز پڑھا کرو - رسولِ خدا کا ارشاد ہے

صَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (بخاری)

ترجمہ :- تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے تم نے دیکھا ہے -

جو لوگ نماز کو سستی اور کاہلی سے ادا کرتے ہیں یا مسائل نماز سے بے خبر ہیں اور معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے ان کے لئے قرآن مجید میں وعید آئی ہے - حق تعالیٰ نے ایسے نمازیوں کے واسطے بدبختی اور رسوائی کا اعلان فرمایا ہے - مسلمانوں کو اس بدبختی اور رسوائی سے بچنا چاہیئے - قرآن مجید میں ارشاد ہے -

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (پ۳۰)

ترجمہ :- بدبختی اور رسوائی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے
غافل اور بے خبر ہیں (یعنی مسائل نماز کا ان کو علم نہیں اور
سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے -)

کمزور ایمان والوں کے لئے نماز کی پابندی بیشک بہت مشکل ہے خاص طور پر جو افراد گندے اور غلط ماحول میں پروان پڑھتے ہیں - اُن کے لئے نماز بھاری ہے - لیکن پختہ ایمان والوں کے لئے نماز آسان ہے - ان کے دل کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے - قرآن مجید میں ارشاد ہے -

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ ۝

ترجمہ :- بیشک نماز بھاری (مشکل) ہے مگر ان لوگوں کے لئے آسان
ہے جو عاجزی اور انکساری کرنے والے ہیں -

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد مبارک ہے -

قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (الحدیث)

ترجمہ :- میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے

خدائے قدوس یہ دولت سب بھائی، بہنوں کو نصیب فرمائے - آمین ثم آمین

نماز کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ نماز ادا کرنے والا بے حیائی اور بدکاری سے محفوظ رہتا ہے، اور حق تعالیٰ اس کو برائیوں سے بچاتا ہے

"شرم و حیا" ہر مسلمان بھائی اور بہن کے لئے جوہر حیات ہے - اور ایمان کا بہت بڑا نشان ہے یہ نماز سے حاصل ہوتی ہے - حضور پاک کا ارشاد ہے

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

ترجمہ :- شرم و حیا ایمان کا بہت بڑا نشان ہے -

آج اس بے حیائی اور بدکاری کے دور میں نماز فواحش اور منکرات سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرْ

وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرْ (پارہ ۲۲)

ترجمہ:۔ بے شک نماز بے حیائی اور ہر قسم کی برائیوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی نعمت ہے (جو نماز سے حاصل ہوتی ہے)

آج کے بگڑے ہوئے ماحول اور غیر اسلامی تہذیب و تمدن نے انسانوں کو عموماً اور مسلمان قوم کو خصوصاً پریشان حال اور پراگندہ خیال بنا دیا ہے۔

کالج کی مسموم فضا اور مخلوط مجالس نے دلوں کا اطمینان اور سکون لوٹ لیا ہے اور مسلمان قوم قلبی اور دماغی پریشانیوں میں بُری طرح مبتلا ہے۔

دل کی خوشی اور مسرت برباد ہو چکی ہے، چاروں طرف مایوسی اور بددلی چھائی ہوئی ہے۔ دل کی بصیرت ختم ہوتی نظر آتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ نماز سے غفلت اور یادِ خدا سے بیزاری ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے۔

نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰاھُمْ اَنْفُسَھُمْ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ ط

ترجمہ:۔ وہ اللہ کو بھول چکے ہیں۔ اللہ نے ان کو اپنے آپ سے بے خبر کر دیا ہے۔ اس لئے نافرمان ہیں۔

نماز یادِ خدا کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ظاہر و باطن کی پاکیزگی کا وسیلہ ہے۔ دلوں کی نورانیت اور چہروں کی خوب صورتی نماز سے وابستہ ہے۔ نماز پڑھنے والا خوب صورت اور بے نماز بدصورت اور بدشکل نظر آتا ہے۔ کیونکہ نمازی کا دِل ہر وقت اور ہر آن خوش و خرم رہتا ہے اور زندگی کے نشیب و فراز میں مایوسی

اس پر طاری نہیں ہوتی۔

نمازی کا چہرہ انوارِ الٰہی اور تجلیاتِ الٰہی سے ہر وقت روشن اور منور رہتا ہے اور بے نماز کے چہرہ پر بدبختی کی نحوست اور سیاہی چھائی رہتی ہے۔ اور اس کا دماغ ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (سورہ طٰہٰ)

ترجمہ:۔ تو نماز کو قائم کر میری یاد تازہ کرنے کے لئے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

ترجمہ:۔ کیوں نہیں اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (پارہ ۲۶)

ترجمہ:۔ ان کی پہچان ان کے چہروں پر سجدہ کے (روشن) نشان ہیں (نورِ ایمان)

وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ فَفِیْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ (پارہ ۴)

ترجمہ:۔ اور جن کے چہرے سفید اور روشن ہوئے۔ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں (نورِ ایمان اور نورِ تقویٰ)

وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ (پارہ ۴)

ترجمہ:۔ اور جن کے چہرے سیاہ ہوئے ان کہا جائے گا۔ کیا تم نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کی یعنی خدا کی نافرمانی میں مبتلا ہو گئے اور نماز چھوڑ گئے۔

کالج کی غلط تعلیم اور بُرے ماحول نے فلموں کی بے ہودہ کہانیوں اور لچر گانوں نے ہمارے نوجوانوں کو سیاہ دل اور سیاہ رُو بنا دیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ نوجوانوں کو نماز کا پابند بنا کر ان کے دل اور دماغ کو روشن کیا جائے۔

ثمراتِ نماز

نماز کے ثمرات و برکات اور اثرات اس وقت حاصل ہوتے ہیں۔ جب نماز خشوع اور خضوع (عجز و انکساری) سے ادا کی جائے اور ان اصول و ضوابط کو پیش نظر رکھا جائے جو سرورِ کائنات فخر موجودات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں۔ جب تک نماز کے شرائط، فرائض، واجبات اور سنن کا علم نہ ہو۔ اس وقت تک نماز کا صحیح ادا کرنا مشکل ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک کے نوّے فیصد نوجوان اور بوڑھے اَن پڑھ اور جاہل ہیں وہ اسلام کی تعلیمات سے سراسر بے خبر ہیں اور جو تعلیم یافتہ ہیں وہ بھی دین اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ اور ناواقف ہیں، یہ پڑھے لکھے جاہل جب نماز ادا کرنے کے شوق سے کبھی مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ تو عجیب و غریب حرکات و سکنات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے فقدان عام نے ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اس حالت میں پہنچا دیا کہ دنیا و مافیہا کے مسائل سے باخبر اور ہوشیار لیکن نماز جیسی اہم اور بنیادی چیز سے بے خبر اور ناواقف ہیں۔ "دین متین" اور "دین قیم" جس کی تعلیم کا انتظام مہد سے لحد (جھولے سے قبر) تک دیا گیا ہے۔ آج اس کے ماننے والے اس قدر بیگانہ اور بے خبر ہیں کہ اسلام کی بنیادی تعلیم کو بھول گئے۔ ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

جب پڑھے لکھے جاہلوں کی یہ حالت ہے تو خالص قسم کے اَن پڑھوں کا خدا حافظ!

بعض دینی طالب علم اور "دینی مدارس کے سند یافتہ" بھی اس مرض میں مبتلا نظر

آتے ہیں۔ ہمارے ملک کی غالب اکثریت دیہات وقصبات میں آباد ہے۔ وہ شہروں سے دُور گاؤں اور بستیوں میں مقیم ہے۔ جہاں جاہل پیروں اور فقیروں نے "رسم ورواج اور "نذرونیاز" کا کچھ ایسا چکر چلا رکھا ہے کہ وہ مریدوں کو نماز کی طرف مائل نہیں ہونے دیتے۔ خدا پرستی کی بجائے پیر پرستی کی عملی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کو نظریاتی طور پہ مشرک بنایا جاتا ہے

مغربی پاکستان میں اس قسم کے بے ہودہ اور رعونت پیروں کا بہت زور شور ہے۔ بعض بزرگوں کے مزارات اور مقابر پہ بے ہودہ پیروں کا قبضہ ہے۔ جہاں پر کسی دور میں دین کی تعلیم کا باقاعدہ انتظام تھا، آج وہاں طلبہ اور سارنگی نے قبضہ جما رکھا ہے اور زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن کی زندہ مثال آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ عوام اور حکومت کا فرض ہے کہ وہاں پہ دین کی تعلیم کا انتظام کریں۔ شہروں کی آبادی تعلیم وتبلیغ کے سبب جاہل پیروں کے اثر ورسوخ سے پاک ہوتی جاتی ہے۔ لیکن دیہات وقصبات پر ان کا اچھا خاصہ اثر ہے۔ دیہات کی اکثر مساجد ویران پڑی ہیں، اور وہ زبانِ حال سے مسلمان قوم اور "اسلامی حکومت" کا ماتم کررہی ہیں، اور ہر وقت گاؤں کی بربادی کے لئے بد دعا کرتی ہیں۔

بعض دیہات کی مساجد میں تو بھڑوں اور مکڑی نے مستقل سکونت اختیار کر رکھی ہے، اور بعض مساجد میں ناپاک جانوروں، اور درندوں نے اپنا ڈیرا جما رکھا ہے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا گھر عبادت کے لئے نہیں بلکہ ادنیٰ مخلوق کے آرام وسکون کے لئے بنایا گیا ہے۔

بعض ائمہ مساجد

بعض ائمہ مساجد جو قرآن و حدیث اور فقہ و تفسیر کی تعلیم سے ناآشنا ہیں ۔ وہ نماز کے مسائل سے بھی بے خبر اور ناواقف ہیں اور نماز کی صحت یا عدم صحت سے ان کو کوئی غرض نہیں ۔ وہ رات دن محلہ سے روٹیوں کی فراہمی ۔ شادی غمی کی رسموں کی ادائیگی ، قبروں کی سلامی ، تیجے ، دسویں اور چالیسویں کی حاضری میں اس قدر مشغول و مصروف ہیں کہ دین اسلام کی تعلیم پانے کا ان کے پاس وقت ہی نہیں ۔

اس قسم کے ائمہ مساجد کا محبوب ترین مشغلہ "ختم شریف" ہے ۔ یہ مروجہ ختم پڑھتے پڑھاتے ختم ہوجاتے ہیں ۔ لیکن ان کی نماز درست نہیں ہوتی ۔ جب قوم کے امام و پیشوا کی یہ حالت ہے ۔ تو مقتدیوں کا خدا حافظ ۔ ناخواندہ مقتدی بھی اس طرز کے امام سے خوش رہتے ۔ جو ان کے گھروں کا طواف کرتا رہے اور ان کی خواہشات کی تکمیل کرے ۔ اس قسم کے پیشہ ور جاہل ملاؤں سے مساجد کو پاک کرنے کی ضرورت ہے ۔

منصب امامت

منصب امامت کے لئے أَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ ہونا ضروری ہے جس شخص کو براہِ راست قرآن و حدیث کا علم نہیں اور جس نے کسی عربی مدرسہ سے فقہ کی تعلیم حاصل نہیں کی ہے ۔ وہ امامت کا مستحق نہیں ہے ۔ امام کے لئے کم ازکم فقہ کی کتابوں کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے اور منصب خطابت کے لئے تو مستند عالم ہونا لازمی امر ہے ۔ یا کم ازکم ایسے شخص کو خطابت سپرد کی جائے جس نے کسی عربی